© rasailojaraid.com

پروفیسر خالد شبیر احمد
سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام

وزیر اعظم جناب شوکت عزیز کی خدمت میں

وزیر اعظم شوکت عزیز نے اس بات کی تردید کردی ہے کہ ان کا قادیانی جماعت سے کوئی تعلق ہے۔ یہ کہ وہ دین اسلام کے بنیادی عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہماری معلومات کے مطابق ان کا ایک ہم نام شوکت جس کے والد کا نام بھی عزیز تھا۔ یوں اس کا پورا نام بھی شوکت عزیز ہے۔ پرانے قصور کوٹ رکن الدین کا رہنے والا ہے، وہ بھی ایک مدت سے خاندان سمیت امریکہ منتقل ہو چکا ہے۔ وہ اور اس کا خاندان کٹر قادیانی ہے۔ وزیر اعظم شوکت عزیز جب وزیر خزانہ بنائے گئے تو اس وقت بھی یہ ایشو اٹھا کہ ایک قادیانی کو وزیر خزانہ بنا دیا گیا۔ اور جب انہیں وزیر اعظم نامزد کیا گیا تو ان کے قادیانی ہونے کی بازگشت پھر سنائی دینے لگی۔ بعض حضرات نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ قصور کا مرزائی شوکت عزیز کوئی اور ہے۔ اور وہ آج بھی امریکہ کی کسی ریاست میں ایک گیس سٹیشن چلا رہا ہے۔

اس طرح بظاہر تو یہ مغالطہ دور ہو گیا ہے لیکن ان سے ہمارا مطالبہ ہے جو ہم ہر وزیر اعظم پاکستان سے کرتے آئے ہیں، یہ کہ وہ قادیانیوں سے کہیں کہ وہ دستور کے مطابق اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کر لیں۔ ۱۹۷۴ء سے لیکر آج تک دستور کے اس فیصلہ کو وہ تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ ہم مسلمانوں کو دستوری مسلمان ہونے کا طعنہ دیتے بلکہ کافر کہتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یہ قادیانیوں کی دھاندلی اور حکومتِ پاکستان کی بے بسی ہے کہ وہ آج تک ان سے دستور کے اس فیصلہ کو تسلیم نہیں کرا سکی۔ ہم نے اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے بارہا ملک کے ہر چیف جسٹس سے بھی یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ دستور کے ''کسٹوڈین'' ہونے کی حیثیت سے اس بات کے پابند ہیں اور ان کا یہ فرض ہے کہ قادیانیوں کو دستور کی اطاعت کے لیے مجبور کریں۔ کتنے ظلم کی بات ہے کہ قادیانی اس ملک میں رہتے ہیں اور اس ملک کی عطا کردہ تمام مراعات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اپنی شخصیت کی تکمیل کے لیے اس ملک کا ہر ذریعہ استعمال کرتے ہیں اس ملک کا کھاتے، اس ملک کا پیتے ہیں، اس ملک کے اندر رہائش پذیر ہیں، اس ملک کے ایک خاص خطہ پر قابض ہیں، اس ملک کی اعلیٰ ملازمتوں پر فائز ہیں۔ جہاں پر انہیں ہر طرح کی سہولت حاصل ہے لیکن ملک کے دستور کو تسلیم نہیں کرتے۔ علی الاعلان دستور کی تذلیل کرتے ہیں اور کوئی انہیں یہ کہنے والا نہیں، انہیں پوچھنے والا نہیں کہ ان کا یہ رویہ کیسے اور کیونکر درست اور جائز رویہ ہے۔ پوری دنیا میں یہ واحد مثال ہے کہ ایک مختصر گروہ' ملک کے دستور کو تسلیم نہیں کرتا اور حکومت اس کے سامنے بے بس اور حقیر و بے توقیر ہے۔

کیا وزیر اعظم شوکت عزیز' قوم کو اعتماد میں لے کر قادیانیوں کی اس جسارت' جسے ہم دستور سے غداری بھی کہہ سکتے ہیں کا جواز بتا سکتے ہیں؟ کیا ہم ان سے پوچھ سکتے ہیں کہ وہ ایک طرف تو وہ ''وانا آپریشن'' کے نام پر انتہائی قدم اٹھا کر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پوری دنیا کو یہ تأثر دیتے ہیں کہ پاکستان کی حکومت اتنی مضبوط و مستحکم ہے کہ وہ چاہے تو ایک ایسا کام بھی کر سکتی ہے کہ جسے کرنے کی برطانوی سامراج کو بھی اپنی تمام تر کوشش کے باوجود ہمت نہ ہوئی۔ جب برطانوی سامراج کا عروج اپنی پوری تب وتاب کے ساتھ ہر بڑی سے بڑی طاقت کو مرعوب کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا تھا اس وقت بھی اس طاقت نے قبائلی علاقوں میں مداخلت سے احتراز کیا اوران سے معاہدہ کیا کہ تم ہمارے معاملات میں مداخلت نہ کرو، اور ہم تمہیں اپنے علاقے پر اپنی مرضی سے کام کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ بلکہ انہی قبائل کو مختلف نوعیت کے وظائف دے کے انہیں خوش رکھنے کی سرتوڑ کوشش کی گئی تاکہ معاملہ امن وسلامتی کے ساتھ طے ہوجائے لیکن آپ ہیں کہ آج اپنے اس علاقے پر وہی کچھ کر رہے ہیں جو امریکہ بہادر اور اس کے اتحادی، عراق، افغانستان اور فلسطین کے مسلمانوں کے ساتھ کر رہے ہیں۔ اپنے شہریوں کی دکانیں مسمار کر رہے ہیں، ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر رہے ہیں۔ ان پر اسی طرح سے بمباری کر رہے ہیں جس طرح امریکہ نے آپ کی فضائی حدود سے افغانستان پر بمباری کی تھی کیا اوپر سے آنے والے بم میں کوئی ایسا نظام بھی موجود ہیں کہ جس کے مطابق وہ صرف اور صرف طالبان اور القاعدہ کے لوگوں کی جانیں ہی لیتا ہو اور دوسرے معصوم اور بے گناہ لوگوں کی موت کا باعث نہ بنتا ہو۔ جناب وزیراعظم! آپ کے پاس ایسے بم ہیں جو صرف اور صرف طالبان اور دہشت گردوں کے لیے بنائے گئے ہیں تو ان کی تفصیلات سے ہم لوگوں کو بھی آگاہ کر دیں، آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

ایک طرف تو آپ اتنا بڑا اقدام کرتے ہوئے بھی نہیں ہچکچاتے اور دوسری طرف یہ چند قادیانی آپ کے قابو سے باہر ہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ کہ وہ اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کرتے، نہ ہی امتناع قادیانیت آرڈی ننس ۱۹۸۴ء کے وہ پابند ہیں۔ اس کے برعکس قادیانی عقیدہ کے مطابق اُن کے سوا تمام امتِ مسلمہ کافر ہے اور اس طرح وہ جنابِ وزیراعظم، صدر مملکت اور تمام اعیانِ حکومت کو بھی کافر ہی سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو غیر تسلیم ہی نہیں کرتے پھر انہیں اسلامی شعائر اختیار کرنے کا کوئی حق نہیں اور قانون بھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔ قادیانیوں کو اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روکنا اور قانون پر عملدرآمد کرانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ حکومت پاکستان کا یہ رویہ صحیح اور درست رویہ ہے؟ ایک طرف کی انتہا اور بھرپور اقدام بھی مسلمانوں کے لیے دل آزاری کا باعث اور دوسری طرف بے حد اور ناجائز نرمی بھی مسلمانوں کے لیے دل آزاری کا باعث، آخر ایسا کیوں ہے؟ کیا ہم یہ سمجھیں کہ موجودہ حکومت کا بنیادی کام صرف اور صرف مسلمانوں کی دل شکنی ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں:

تم جسے چاہو چڑھا لو سر پر
ورنہ یوں دوش پہ کاکل ٹھہرے

اندر کی بات آپ بھی جانتے ہیں اور ہم بھی، بلکہ اب تو پاکستان کے علاوہ ساری دنیا جانتی ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ نہ تو آپ کی بیرونی حکمت عملی ملکی مفاد میں ہے اور نہ ہی داخلی حکمت عملی۔ آپ اپنے ہر عمل سے یہ بات واضح کر رہے ہیں کہ آپ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہے۔ کیا ہم آپ سے یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتے ہیں کہ چیچنیا سے لے کر فلسطین تک ہر جگہ مسلمانوں کو دہشت گرد کہہ کر انہیں ظلم وستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے لیکن آپ کی طرف سے کوئی ایسا بیان کبھی اخبارات کی زینت بنا کہ عراق کے مسلمانوں پر بمباری بند کی جائے۔ فسلطین کے معصوم بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو یوں موت کے گھاٹ نہ اتارا جائے۔ آپ کے پاس اس بات کا کیا جواز ہے کہ آپ قادیانیوں کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں‘ کیا آپ اِن کی حفاظت پر مامور ہیں؟ جبکہ قادیانیوں کا ایک باقاعدہ مشن اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں مستقل طور پر قائم ہے۔ اسرائیل کی حکومت جو پوری دنیائے اسلام کے لیے دردِ سر بنی ہوئی ہے‘ نے قادیانیوں کو اپنے ہاں مشن قائم کرنے کی اجازت کیوں دی؟ کیا کبھی کسی پاکستانی حکومت نے قادیانیوں سے یہ دریافت کیا کہ جس حکومت کو پاکستان نے ابھی تک تسلیم نہیں کیا وہاں آپ کا مشن کیسے کام کر رہا ہے اور وہ کونسا کام ہے جو اسرائیل کے دارالحکومت میں بیٹھ کر سرانجام دے رہے ہو؟ آپ کے ہر کام سے قادیانیوں کے تحفظ کا پہلو نکلتا ہے اور آپ کی ہر حکمت عملی سے مسلمانوں کی دینی اقدار کو نقصان پہنچانے کا لامتناہی سلسلہ جاری ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ ہم اس پر صرف باز پرس کرتے ہیں‘ تو آپ کے مقدس چہرے پر غم وغصے کی لہر دوڑ جاتی ہے اور آپ کا سارا زورِ حکومت ہم بے چارے مسلمانوں پر صرف ہونے لگتا ہے۔ آخر آپ کی ان حکمت عملیوں کا کیا جواز ہے؟ آپ کو دینی مدارس کی تلاشی لینا پڑتی ہے، نصاب سے جہاد کی آیات خارج کرنا پڑتی ہیں، مسجدوں سے آپ کو شکایت ہے، داڑھی والا آپ کو پسند نہیں کہ کہیں وہ طالبان یا القاعدہ کا رکن ہی نہ ہو۔ کبھی آپ نے یہ بھی دیکھا کہ چناب نگر کے تہہ خانوں میں کیا ہو رہا ہے؟ ان کے کن کن دشمنانِ اسلام وایمان سے رابطے ہیں اور کیوں ہیں؟ خود آپ کی حکومت کے اندر کن اہم عہدوں پر قادیانی فائز ہیں اور وہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کے پاس ان باتوں کے لیے کوئی وقت نہیں۔ قادیانی خرمستیوں کی روک تھام کے لیے اس ملک میں کوئی قانون نہیں اور اگر ہے تو اس پر حکومت دانستہ عمل نہیں کرواتی۔ آپ توہینِ رسالت مآب ﷺ کے قانون میں ایسی ترمیم تو ضرور چاہتے ہیں جس سے یہ قانون عملی طور پر بے اثر ہو جائے لیکن امتناعِ قادیانیت آرڈی ننس ۱۹۸۴ء کا نفاذ شاید آپ کے فرائض میں شامل نہیں۔ یہ باتیں یوں تو پرانی ہیں لیکن چونکہ آپ نئے ہیں اس لیے آپ کے گوش گزار کرنا ہمارا فرض تھا سو ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اپنا فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ آپ کی تمام تر کاوشوں کا رُخ اس طرف ہے‘ جہاں سے اسلام اور مسلمانوں کو کسی قسم کی خیر کی توقع تھی نہ اب ہے۔ آپ ایک ایسے سائے کے پیچھے بھاگے جا رہے ہیں کہ جس کی اصل آپ بھی جانتے ہیں اور ہم بھی لیکن آپ اور ہمارے درمیان فرق صرف یہ ہے کہ آپ لوگ اقتدار پر ہیں اور آپ کو اپنے اقتدار کے مقابلے میں کسی اور شے سے کوئی خاص لگاؤ نہیں ہے۔ ہم اس مرض کے مریض نہیں ہیں۔ نہ ہم کسی کے سیاسی حریف ہیں۔ اور نہ ہی ہمارا انتخابی سیاست سے کوئی تعلق ہے۔ لہٰذا ہماری گزارشات پر غور فرمائیں کہ ہم اس ظاہری زندگی کی آسودگی کے لیے کبھی کوشاں نہیں ہوئے بلکہ ہمارے سامنے ہر وقت مرنے کے بعد کی مستقل زندگی رہی ہے اور قیامت کے دن سرخروئی ہمارا مقصدِ حیات ہے۔ اگر آپ واقعی قادیانی نہیں تو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہماری ان گزارشات پر غور کیجیے اور انہیں حل کیجیے کہ ہم پاکستانی اپنے وزیراعظم کے سامنے ہی اپنے مسائل اور مشکلات پیش کر سکتے ہیں۔امریکہ کے صدر بش کے سامنے تو ان گزارشات کو ہم پیش نہیں کر سکتے جو ان مشکلات کا بنیادی سبب ہے۔ ہمت کیجیے حوصلہ رکھیں اللہ کی رضا کی خاطر اگر کوئی دنیاوی طاقت ناراض ہو بھی جائے تو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔یہ کل کی بات ہے کہ فلپائن کے ڈرائیور کو اغوا کیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ فلپائن عراق سے اپنی فوجیں نکال لے تو فلپائنی ڈرائیور رہا کر دیا جائے گا۔چنانچہ ہم نے دیکھا اور آپ نے بھی یقیناً دیکھا ہوگا کہ فلپائن نے اپنے ایک ڈرائیور کو رہا کرانے کے لیے عراق سے اپنی تمام فوجیں نکال لیں اور امریکہ بہادر اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔فقط ایک مذمتی بیان تک بات محدود رہی تھی۔آپ ہمت کیجیے اور ملک وقوم کے حق میں فیصلہ کن اقدامات کیجیے کہ اس وقت جو صورتِ حال ہے، وہ انتہائی خطرناک، پریشان کن اور مایوس کن ہے:

بیکار ہو کے رہ گئی منزل کی جستجو — دشتِ سراب میں ہوئے جتنے سفر ہوئے
ہم پر کھلا نہ در کوئی دستک کے باوجود — ہم لوگ تیرے شہر میں یوں در بدر ہوئے

مسافرانِ آخرت

☆جامعہ حنفیہ بورے والا کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مختار احمد مظاہری ۱۹ ستمبر ۲۰۰۴ء بروز اتوار انتقال کر گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم نے ایک طویل عرصہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔وہ امیر احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کے استاد تھے۔تمام عمر دینی علوم کے درس وتدریس میں گزاری اور نام ونمود کی کبھی خواہش نہ کی۔اُن کے سینکڑوں شاگرد اندرون وبیرون ملک خدمتِ دین میں مصروف عمل ہیں۔

☆ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دیرینہ دوست اور کرم فرما چودھری نادر علی (ناگڑیاں، ضلع گجرات) گزشتہ ماہ انتقال کر گئے۔

☆مجلس احرار اسلام جلال پور پیروالا کے رکن منشی افتخار احمد کے بہنوئی منشی محبوب احمد گزشتہ ماہ انتقال کر گئے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔(ادارہ)

دعائے صحت

☆مجلس احرار اسلام شہلی غربی (تحصیل حاصل پور) کے رکن جناب حافظ محمد کفایت اللہ شدید علیل ہیں۔

☆مجلس احرار اسلام جلال پور پیروالا کے رکن محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی کی والدہ محترمہ، اہلیہ اور دختران بیمار ہیں۔

قارئین سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔(ادارہ)

© rasailojaraid.com